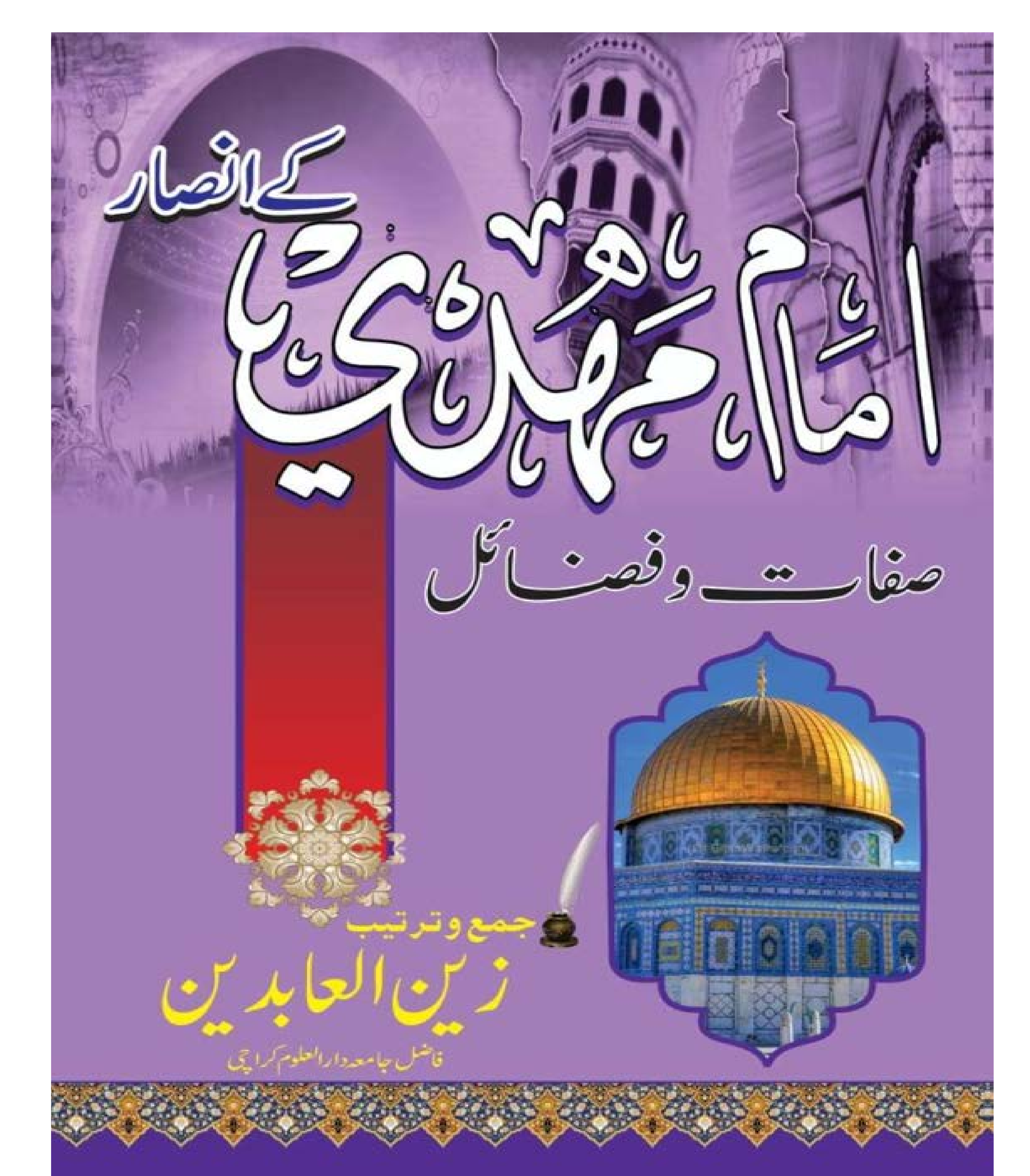

امام مہدیؑ کے انصار
صفات و فضائل
جمع و ترتیب
زین العابدین
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

امام مہدی کے انصار

صفات و فضائل

جمع وترتیب
زین العابدین
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

فہرست

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امام مہدی کے ذریعے اللہ تعالیٰ ایسے دور میں عدل و انصاف کا نظام قائم کریں گے جب پوری زمین ظلم و جبر سے بھری ہوئی ہو گی۔ عدل و خیر سے بھرپور اس نظام کو زبانِ نبوت سے خلافت علی منہاج النبوۃ کی سند ملی ہے۔ اس خلافت کے قیام کے لئے حضرت امام مہدی کے انصار آپ کے مددگار بنیں گے۔

حضرت امام مہدی کی اوّلین بیعت مسجدِ حرام میں صرف تین سو تیرہ (۳۱۳) افراد کریں گے۔ اس کے بعد جب آپ کے خلاف فوج کشی کرنے والے مدینہ کے قریب "بیدا" کے مقام پر زمین میں دھنسا دئے جائیں گے تو یہ تعداد بارہ ہزار سے پندرہ ہزار تک ہو جائے گی۔ اور عیسائیوں کے ساتھ لڑی جانے والی عظیم جنگ میں مسلمان مجاہدین کی تعداد لاکھوں ہو چکی ہو گی۔ ان میں درجہ بدرجہ وہ تمام انصار فضیلت رکھتے ہوں گے جو سب سے پہلے بیعت کرنے والے ہوں گے، بنو کلب کے ساتھ معرکے میں لڑ رہے ہوں گے، ملحمہ کبریٰ میں شریک ہو چکے ہوں گے یا دجال کے خروج کے بعد امام کے ساتھ رہیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ملاقات کریں گے۔

مختلف احادیث و روایات میں آپ کی بیعت اور نصرت کرنے والوں کے فضائل منقول ہیں۔ اِس دور کے اہلِ حق مجاہدین، امت کے لئے فکر مند اہلِ علم اور دین کے غلبے کو مقصدِ حیات قرار دینے ولے مخلص مسلمان اس کے حقدار ہیں کہ وہ امام کے انصار بنیں اور خلافت کے دوبارہ قیام میں ان کا حصہ ہو۔ کیونکہ آپ کے انصار کی صفات و خصوصیات انہی میں پائے جاتے ہیں۔

زیرِ نظر رسالے میں اُن صفات و خصوصیات کو جمع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائیں اور ہمیں حضرت امام مہدی کے انصار میں سے بنائیں، جو امام کی بیعت کریں، مددگار بنیں، جہاد میں شریک ہوں اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت پائیں۔ آمین یارب العالمین

زین العابدین عفا اللہ عنہ

جمادی الاولیٰ ۱۴۴۴ ہجری

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين و على آله و أصحابه أجمعين وعلى كل من تبعهم بإحسان و دعا بدعوتهم إلى يوم الدين. أما بعد!

اہلِ بدر جتنے

امام کے اولیں ساتھی جو آپ کی بیعت سے پہلے ہی آپ کے ظہور کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے، وہ تین سو تیرہ انصار ہوں گے جو حرم میں آپ کی بیعت کریں گے۔ الفتن اور مستدرک کی ایک حدیث میں انہیں اہلِ بدر کی تعداد کے مطابق بتایا گیا ہے۔

فَيُبَايِعُهُ مِثْلُ عِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ، وَسَاكِنُ الْأَرْضِ. (الفتن986، المستدرك للحاكم ٨٥٣٧)

ترجمہ: پس اہلِ بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ حضرات آپ کی بیعت کریں گے، آپ سے آسمان والے بھی راضی ہوں گے اور زمین والے بھی۔

جس طرح اہلِ بدر وہ لوگ تھے جنہوں نے شروع دَور میں اسلام قبول کیا، ظلم اور مخالفت برداشت کی۔ اور ایک ایسے وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا جب بہ ظاہر فتح ونصرت کا کوئی نقشہ نہیں تھا۔ یہ ایمان بالغیب کی طاقت تھی جس نے ان حضرات کو کسمپرسی کے دور میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے پر آمادہ کیا۔ اسی طرح آخر زمانے میں امام مہدی کی بیعت سے پہلے آپ کے انصار آپ کا ساتھ دیں گے، جبکہ امت مغلوبیت کی انتہا پر ہو گی، اہلِ دین غربت و نا آشنائی کے امتحان میں ہوں گے۔ تب یہ لوگ آپ کی مدد و نصرت اور بیعت کے لئے دعوت دیں گے، اور جب نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو بیعت کی طرف سبقت کرنے والے ہوں گے۔ یہی ہوں گے جن کے کندھے پر خلافت علی منہاج النبوۃ کا بار ہو گا اور وہ اس کے اوّلین انصار ہوں گے۔

اہلِ بدر کے ساتھ تشبیہ کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ غزوۂ بدر کے دن کو قرآن میں یوم الفرقان کہا گیا ہے۔ اس جنگ کے بعد مسلمان اور کفار کی صفیں الگ الگ واضح ہوئیں اور ان میں امتیاز پیدا ہوا۔ ایسے ہی حضرت امام مہدی سے پہلے مسلم معاشرے میں اہلِ حق اور اہلِ باطل گڈ مڈ ہوں گے، ان میں کامل امتیاز نہیں ہو گا۔ امام کا ظہور معاشرے میں موجود حق اور باطل کو جدا کر دے گا۔

ایمان و نفاق کے دو کیمپ

سنن ابی داود میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے مختلف فتنوں کا ذکر کیا، جن میں فتنۃ الاحلاس، فتنۃ السراء اور پھر فتنۃ الدہیماء کا ذکر کیا۔ فتنۃ الدہیماء کے بارے میں فرمایا کہ اس کا تھپڑ امت کے ہر شخص کو لگے گا۔ ایک شخص صبح کو مومن اور شام کو کافر ہو گا۔ مزید فرمایا:

حتى يصيرَ الناسُ إلى فُسطاطَيْنِ: فُسطاطِ إيمانٍ لا نِفاقَ فيه، وفُسْطاط نِفاقٍ لا إيمانَ فيه، فإذَا كَانَ ذَاكُم، فانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يومِه أو غدِه. (أبوداود الرقم: ٤٢٤٢)

"یہاں تک کہ لوگ دو کیمپوں میں تقسیم ہو جائیں گے؛ ایک ایمان کا کیمپ ہو گا جس میں نفاق نہیں ہو گا اور دوسرا نفاق کا کیمپ ہو گا جس میں ایمان نہیں ہو گا۔ جب یہ حالت دیکھ لو تو دجال کا انتظار کرو کہ وہ اُسی دن نکل آئے یا کل نکل آئے۔"

اور یہی فتنہ (دہیما) لوگوں کو دجال کے حوالہ کرے گا، یعنی اسی کے بعد دجال کا خروج ہو گا۔ اور یہ بات احادیث سے واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ دجال کا خروج حضرت امام مہدی کے دورِ خلافت میں ہو گا۔ حضرت امام مہدی کا ظہور قریب آنے کے ساتھ عالم اسلام میں یہ تقسیم بھی واضح ہوتی جارہی ہے۔ امت میں دو صفیں بن رہی ہیں۔ ایک طرف وہ اہلِ ایمان ہیں جو امت کے ساتھ کھڑے ہیں، اُن کے دکھ پر غمگین اور خوشی پر خوش ہوتے ہیں۔ عظمتِ رفتہ کی بحالی کے لئے فکر مند اور اقامتِ دین کے لئے کوشاں ہیں۔ چاہے وہ کسی بھی ملک، قوم، نسل یا زبان سے تعلق رکھتے ہوں۔ یہ مختلف جماعتوں، تنظیموں اور منہجوں میں بکھرے ہوئے ہیں لیکن یہ سب اپنے کو ایک جسم کی طرح محسوس کرتے ہیں۔ جبکہ دوسری جانب وہ سیکولرز ہیں جن کی دلچسپی کا معیار مغرب ہے امت نہیں۔ ان کے لئے دین و شریعت بے معنی اور امت مردہ ہے۔ ان میں قوم پرست بھی ہیں، اور لبرلز بھی۔ یہ اقتدار میں ہوں تو مغرب کے کام آتے ہیں، طاقت و قوت کے مالک ہوں تو اپنوں پر ظلم کرتے ہیں، اور طاقت نہ ہو تو غیروں کا آلۂ کار بنتے ہیں۔ انگریزی اور جدت پسندی ان کا دین ہے اور مغرب ان کا قبلہ۔

رہ گئی وہ خاموش اکثریت جنہیں فی الحال کسی ایک جانب شمار نہیں کیا جاسکتا، امام مہدی کے ظہور کے بعد ان میں بھی چھانٹی ہو جائے گی، انہیں ایمان یا نفاق میں کسی ایک کیمپ کو اختیار کرنا پڑے گا۔ دجال کا خروج تب تک نہیں ہو گا جب تک یہ تقسیم واضح نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ایمان کا خیمہ نصیب فرمائے اور نفاق سے حفاظت فرمائے۔

محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے کہ ایک شخص نے آپ سے امام مہدی کے بارے میں پوچھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛اب سے تو بہت دور ہے، پھر اپنے ہاتھ پر سات کی عدد کا نشان بنا کر فرمایا؛

ذَاكَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: اللهُ اللهُ قُتِلَ، فَيَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ قَوْمًا قُزُعًا كَقَزَعِ السَّحَابِ، يُؤَلِّفُ اللهُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لا يَسْتَوْحِشُونَ إِلى أَحَدٍ، وَلا يَفْرَحُونَ بِأَحَدٍ، يَدْخُلُ فِيهِمْ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ، لَمْ يَسْبِقْهُمُ الأَوَّلُونَ وَلا يُدْرِكُهُمُ الآخِرُونَ، وَعَلَى عَدَدِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ. (مستدرك 8659)

ترجمہ: آپ کا خروج آخر زمانے میں ہو گا جب ایک شخص اللہ اللہ کہے گا تو اسے قتل کر دیا جائے گا، ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ آپ کے واسطے کچھ لوگوں کو اکٹھا فرمائیں گے جیسے بادل کے ٹکڑے ہوں، اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں الفت و محبت ڈال دے گا، وہ کسی کی وجہ سے وحشت محسوس نہیں کریں گے،اور نہ ہی کسی کے شامل ہونے پر خوش ہوں گے۔یہ اصحاب بدر جتنے ہوں گے۔گزشتہ زمانوں کے لوگ ان سے آگے بڑھ نہیں سکیں گے اور بعد والے انہیں نہیں پا سکیں گے۔وہ طالوت کے اُن ساتھیوں جتنے ہوں گے جنہوں نے ان کے ساتھ نہرِ اردن عبور کیا تھا۔

حضرت امام مہدی سے پہلے کادَور مسلمانوں خصوصا اہلِ دین پر اجنبیت کادَور ہو گا، دینِ خالص کی دعوت دینا موت کو دعوت دینا ہو گی۔ اللہ اللہ کہنا بھی جرم قرار پائے گا اور اس جرم میں مسلمان قتل کئے جائیں گے، اور اس کا مشاہدہ شامی جہاد کے دوران ہو چکا ہے، کہ جب اللہ کے نام کا نعرہ لگاتے مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ اور ایسے واقعات تو بہت سے ہیں کہ جیلوں میں محبوس مجاہدین کو اللہ اکبر کہنے کی وجہ سے قتل کیا جاچکا ہے،جو میڈیا پر کبھی جگہ پا نہیں سکے لیکن وہ لوگ مومنین کے دلوں میں زندہ ہیں۔

ایسے حالات میں بھی جب اللہ تعالیٰ کو آپ کا ظہور مبارک منظور ہو گا تو کچھ خوش قسمت بندے پوری دنیا سے بادل کے بکھرے ٹکڑوں کی مانند اکٹھے ہو کر آپ کی نصرت کا فریضہ سرانجام دیں گے،اور مختلف علاقوں، قبیلوں اور قوموں سے حرم شریف اکٹھے ہو کر آپ کی بیعت کریں گے۔ان کو کسی لالچ نے اکٹھا نہیں کیا ہو گا بلکہ اللہ ان کے دلوں میں الفت و محبت ڈال دے گا۔

"اَنصار مہدی وحشت محسوس کریں گے نہ ہی کسی کے شامل ہونے پر خوش ہوں گے" اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسے کامل انسان کی صحبت عطا کرے گا جس سے وہ دوسروں سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ عام طور پر تنظیموں اور جماعتوں (چاہے دینی ہوں) کے کارکن اس حالت سے گھبراتے ہیں کہ ان کی تعداد کم ہو یا کوئی ان کو چھوڑ کر چلا جائے، اور اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ جماعت کا حجم بڑھتا رہے اور ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہے۔

حضرت امام مہدی وہ شخصیت ہوں گے جن کی کامیابی اور خلافت کا فیصلہ اللہ پاک نے کر دیا ہے۔ کوئی موافق ہو یا مخالف اللہ تعالیٰ آپ کو امت کی سربراہی کا تاج پہنا کر رہے گا۔ اس وجہ سے آپ کے انصار کو یہ غم نہیں ہو گا کہ ہماری تعداد کم کیوں ہے اور ہمارے ساتھ کوئی شامل کیوں نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ بڑھتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پوری دنیا پر غلبہ دیں گے۔ تعداد بڑھنے اور کسی کے شامل ہونے پر وہ خوش بھی نہیں ہوں گے، اس معنیٰ میں کہ ان کی تعداد زیادہ ہو جائے۔ کوئی شامل ہوا تو اس میں اسی کی بہتری ہے، اور کوئی مخالف ہوا تو اس میں اسی کا نقصان ہے۔ امام کے ساتھ اللہ کا جو وعدہ ہے وہ پورا ہو کر رہے گا۔

امام اپنے دَور میں حق کے واحد نشان ہوں گے، ایسا کوئی دوسرا نہیں ہو گا جس کے ساتھ مل کر نجات ملے۔ آپ کا ساتھ دینے والے حق و ہدایت کے ساتھی ہوں گے۔ اور جو آپ کا مخالف ہو گا وہ دجال کا ساتھی ہو گا۔ اس لئے آپ کے انصار آپ کا ساتھ دینے پر مطمئن رہیں گے اور انہیں کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔

اولین و آخرین میں بہتر

اولین لوگ ان سے آگے نہیں بڑھ سکیں گے اور آخرین انہیں پا نہیں سکیں گے۔ بہ ظاہر اس پر یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ انصارِ مہدی کا درجہ کیا صحابہ کرام سے بھی آگے بڑھ چکا ہے؟ جبکہ وہ امت کا اولین و افضل ترین طبقہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت امام مہدی کے انصار کو صحابہ کرام کے ساتھ مشابہت حاصل ہو گی، دونوں کے ایمانی حالات، ہجرت و جہاد، فتوحات، اجنبیت کی آزمائش میں کافی مماثلت پائی جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

بَدَأَ الإِسْلامُ غَرِيْبًا، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا، فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ، قِيْلَ: وَمَنِ الغُرَبَاء يَا رسُولَ اللّٰه؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ . (الغرباء للآجري، المعجم الصغير للطبراني)

ترجمہ: اسلام کی ابتدا اجنبیت سے ہوئی اور عنقریب ایک بار پھر یہ اجنبی ہو کر رہ جائے گا، پس ایسے اجنبی سمجھے جانے والے لوگوں کے لئے خوشخبری ہو، کہا گیا یہ اجنبی (سمجھے جانے والے) کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا؛ یہ وہ ہوں گے کہ جب لوگوں میں فساد پھیل جائے تو یہ اصلاح کا کام کریں گے۔

دینِ اسلام ابتدا میں اجنبی سمجھا جاتا تھا، جو لوگ یہ دین قبول کرتے تھے معاشرے میں اجنبی نظروں سے دیکھے جاتے تھے، پھر اللہ کا کرم ہوا، دین کی دعوت پھیل گئی۔ اس کی اجنبیت ختم ہو گئی اور یہ غالب آگیا۔ آخر زمانے میں ایک بار پھر اجنبیت کی یہ حالت لوٹ آئے گی اور دینِ اسلام پر چلنے والوں

کو اُوپرا سمجھا جائے گا، جیسا کہ اس وقت کی صورت حال ہے کہ داڑھی پگڑی والے اور دین پر چلنے والے معاشرے میں اجنبی ہو کر رہ گئے ہیں، ہزاروں کے مجمع میں یہ دور سے ہی پہچانے جاتے ہیں۔ جہاد کرنے والے، علمائے دین، دعوت کا کام کرنے والے اور اسی طرح پردہ کرنے والی خواتین معاشرے میں ایک اجنبی اقلیت بن کر رہ گئے ہیں۔ اور انہیں وہ عزت نہیں دی جارہی ہے جو خیر القرون بلکہ بعد کے زمانوں تک میں تھی۔ بلکہ انہیں انتہا پسند، تشدد پسند، قدامت پسند جیسے طعنے دئے جاتے ہیں۔

حضرت امام مہدی کی خلافت بھی انہی حالات میں قائم ہوگی، اور آپ کا ساتھ بھی وہی لوگ دیں گے جنہیں معاشرے نے اجنبیت کی وجہ سے گوشۂ گمنامی میں دھکیل رکھا ہوگا۔ لیکن یہ لوگ آپ کے مددگار بن کر جہاد کریں گے، اور غلبہ پائیں گے۔ دجال کے خروج کے بعد یہی وہ انصار ہوں گے جو محاذ پر مشغول رہیں گے اور معاشرے سے کٹ کر دجالی فتنے سے محفوظ رہیں گے یہاں تک کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو یہ اُن کی طرف اکٹھے ہوں گے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں؛

أَحَبُّ شَيْءٍ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْغُرَبَاءُ، قِيلَ وَمَا الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: الْفَرَّارُونَ بِدِينِهِمْ يُجْمَعُونَ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (الحلية)

ترجمہ: اللہ کے نزدیک محبوب لوگ اجنبی لوگ ہیں، کہا گیا اجنبی کون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا؛ جو اپنے دین کو لے کر بھاگتے ہوں، انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اکٹھا کیا جائے گا۔

حضرت امام مہدی ہی وہ شخصیت ہوں گے جو اپنے جانثار انصار کو لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اکٹھے ہوں گے، آپ اور آپ کے ساتھیوں کا دجال نے محاصرہ کر رکھا ہوگا، آپ نماز کے لئے کھڑے ہوں گے کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، اور حالتِ غربت میں دین کی حفاظت کرنے والوں کو جنت کی بشارت دیں گے۔

پچاس صحابہ کا اجر

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آخر زمانے کے یہ لوگ جنہیں دین کی وجہ سے اجنبیت کا نشانہ بنایا جائے گا نہایت قابلِ قدر ہیں، انہی میں حضرت امام مہدی کے انصار بھی ہوں گے، جو امام کا ساتھ دے کر خلافت کے قیام میں معاون بنیں گے اور آخر تک امام کا ساتھ دیں گے۔ اس لئے ان کی فضیلت پہلوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے؛

فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ قَالَ وَزَادَنِي غَيْرُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالَ خمسين منكم. (أبو داود ٤٣٤١، والترمذي ٣٠٥٨)

تمہارے بعد صبر والے دن آئیں گے، اُن دنوں میں (دین پر) جمے رہنا ایسا ہو گا جیسے کسی نے انگارہ ہاتھ میں پکڑ رکھا ہو۔ اس وقت عمل کرنے والے کو پچاس افراد کے اجر کے برابر اجر دیا جائے گا۔ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ! پچاس افراد ہم میں سے یا اُس دور کے افراد میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا؛ پچاس تم میں سے۔

یعنی پچاس صحابہ کرام کے برابر اُس ایک شخص کو اجر ملے گا جو آخر زمانے میں دین پر جما رہا۔ اگر چہ بعض اہلِ علم نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ شرفِ صحبت کی وجہ سے مقام اگر چہ صحابہ کرام کا بلند ہے لیکن اجر میں وہ لوگ آگے ہوں گے جو آخر زمانے میں دین پر ثابت قدم رہیں گے، کیونکہ صحابہ کرام کو دین کے مددگار دستیاب تھے، لیکن آخر زمانے کے دین داروں کو مددگار و معاونین دستیاب نہیں ہوں گے۔ وہ دور اتنے فتنوں کا نہیں تھا جتنا آخری زمانہ فتنوں سے بھرپور ہے، بالخصوص دجال کا عظیم فتنہ ایسا ہے جس سے اللہ کے ہر نبی نے اپنی امت کو ڈرایا ہے۔ آخر زمانے میں حضرت امام مہدی کے ساتھی اسی فتنے کا سامنا کر کے بھی دین پر ثابت قدم رہیں گے، معاشرے کی مخالفت برداشت کر کے استقامت اختیار کریں گے۔ انہیں نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنا بھائی قرار دیا ہے، لہذا ان کا اجر بڑھا ہوا ہے۔

اوّل و آخر

امت مسلمہ کے دو ہی بہترین طبقے ہیں؛ پہلا طبقہ جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی صحبت پائی، معجزات کا مشاہدہ کیا اور ایمان بالغیب لائے۔ اور آخری طبقہ جو حضرت امام مہدی کا ساتھ دے گا، یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت میں رہیں گے اور آخر زمانے کی روایات پر ایمان بالغیب لا کر ان پر عمل کریں گے۔ پہلا طبقہ **السابقون الأولون** ہیں تو آخری **اتبعوهم باحسان** ہیں۔ پہلے طبقے نے تاسیس و اجتہاد کا بنیادی کام کیا تو امت کا آخری طبقہ تجرید و تطہیر کا کام کرے گا۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا؛

إِنَّ خِيَارَ أُمَّتِي أَوَّلُهَا وَآخِرُهَا، وَبَيْنَ ذَلِكَ ثَبَجٌ أَعْوَجُ. (شرح مشكل الآثار)

"میری امت کے بہترین لوگ اول میں ہیں یا آخر میں، اور ان کے درمیان کے لوگ ٹیڑھے ہوں گے۔"

مجموعی لحاظ سے امت کبھی بھی خیر سے محروم نہیں رہی ہے، نہ ہی کبھی یہ امت گمراہی پر جمع ہو سکتی ہے، لیکن پورے ایک طبقے کو نبوی سند ملے تو یہ اس امت کے اوّل و آخر میں موجود دو ہی طبقوں کے لئے ہے؛ پہلا طبقہ صحابہ کرام کا تھا جن کی رہنمائی اللہ کے معصوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اور آخری طبقہ جن کی رہنمائی اللہ کے نبی کی عترتِ طاہرہ میں سے امام مہدی اور سیدنا عیسی علیہ السلام کریں گے۔

قَالَ رسولُ الله صلَّى الله عليه وسلم لَيُدْرِكَنَّ المسيحُ أَقْوَامًا إِنَّهُمْ لَمِثْلُكُمْ أَوْ خَيْرٌ – ثلاثا – ولَنْ يُخْزِيَ اللهُ أُمَّةً أَنَا أَوَّلُهَا والمَسِيْحُ آخِرُهَا (مصنف ابن أبي شيبه)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے لوگوں کو پائیں گے جو تمہارے جیسے ہوں گے یا تم سے بھی بہتر ہوں گے (تین بار ارشاد فرمایا)، اور اللہ تعالیٰ ہر گز اس امت کو رسوا نہیں کرے گا جس کے شروع میں، میں ہوں اور آخر میں مسیح علیہ السلام۔

اصحابِ طالوت جیسے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں امام مہدی کے ساتھیوں کو طالوت کے اصحاب جتنے قرار دیا گیا ہے یعنی تین سو تیرہ۔ یہ عدد اصحابِ بدر کی بھی تھی، اتنی تعداد طالوت کے ساتھیوں کی بھی تھی اور اتنی ہی تعداد امام مہدی کے اُن ساتھیوں کی بھی ہو گی جو بین الرکن والمقام آپ کی بیعت کریں گے۔ حضرت طالوت وہ شخصیت تھے جنہیں حضرت شموئیل علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے لئے اُس وقت بطور بادشاہ منتخب فرمایا جب بنی اسرائیل دربدری کی زندگی گزار رہے تھے۔ اور بیت المقدس ان سے چھن چکا تھا۔ تب انہی کی درخواست پر حضرت طالوت ان کے بادشاہ مقرر ہوئے، اور جب انہوں نے جہاد کے لئے نکلنے کا ارادہ کیا تو ستر ہزار افراد کا عظیم لشکر جنگ کے لئے تیار ہوا۔

جب یہ لشکر نہرِ اردن کے کنارے پہنچا تو حضرت طالوت نے اعلان کیا کہ اس نہر سے پانی نہیں پینا، جو اس نہر سے پانی پیے تو اُس کا مجھ سے تعلق نہیں ہے اور جو نہیں پیے گا وہ مجھ سے ہو گا۔ مگر ایک چلّو پانی پینے کی اجازت دی۔ ادھر لشکر والے بہت پیاسے تھے اور جیسے ہی نہر پر پہنچے تو اکثر لوگوں نے خوب ڈٹ کر پانی پیا۔ جس کی وجہ سے وہ آگے چلنے کے قابل نہ رہے اور اُن کی ہمت جواب دے گئی۔ چنانچہ وہ وہیں بیٹھ کر رہ گئے۔ صرف تین سو تیرہ افراد ایسے تھے جنہوں نے پانی نہیں پیا تھا۔ وہ حضرت طالوت کے ساتھی بن گئے۔ اور یہی تھے جنہیں یقین اور فتح کی دولت سے نوازا گیا۔ انہوں نے کہا:

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ الله. (البقرة)

ترجمہ: "کتنی چھوٹی جماعتیں ہیں جو اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر غالب آئی ہیں۔ چنانچہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے فتح سے نوازا، جالوت قتل ہوا، اور دشمن کو شکست ہوئی۔"

حضرت امام مہدی کے اوّلین انصار بھی تین سو تیرہ ہوں گے۔

کروڑوں کی امت میں صرف تین سو تیرہ؟

جی ہاں صرف تین سو تیرہ !

اگرچہ اس کے بعد جب امام کے خلاف نکلنے والی فوج کو اللہ تعالیٰ مدینہ میں بیدا کے مقام پر زمین میں دھنسادے گا تو آپ کی فوج کی تعداد بارہ ہزار سے پندرہ ہزار تک ہو چکی ہو گی۔ اس کے بعد بنو کلب کے ساتھ جنگ میں تعداد مزید بڑھ چکی ہو گی۔ نیز مختلف علاقوں میں آپ سے بیعت ہونے والے مجاہدین اس کے علاوہ ہیں۔ اور جنگِ عظیم میں آپ کے ساتھ موجود مجاہدین کی تعداد لاکھوں میں ہو گی۔ لیکن ابتدا میں بیعت کرنے والوں کی تعداد صرف تین سو تیرہ ہو گی۔ اور انہی ابتدائی انصار کو یہ بدریین اور اصحابِ طالوت کی طرح قرار دیا گیا ہے۔

خطرات میں کودنے والے

اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ آپ کی پہلی بیعت انتہائی شدید خطرات کے دوران ہو گی۔ یہاں تک کہ خود امام اور بیعت کرنے والوں کو جان کا خطرہ درپیش ہو گا۔

عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: فِيْ ذي القعدة تَجَارُبُ أَو (تَحَازُبُ) القَبَائل، وعَلامَتُه يُنْهَبُ الحَاجُّ، فَتَكُون مَلْحَمَة بِمِنًى، يَكْثُرُ فِيْهَا القَتْلٰى و تَسِيْلُ فِيْهَا الدِّمَاءُ حَتى تَسِيْلَ دِمَاءُهُمْ عَلى عقبة الجمرة، وحتى يَهْرُبَ صَاحِبُهُم فيُؤْتٰى بَيْنَ الرُّكْنِ والْمَقَامِ، فيُبَايَعُ و هُوَ كَارِهٌ يُقَالُ لَه: إِنْ أَبَيْتَ ضَرَبْنَا عُنُقَكَ، يُبَايِعُه مِثْلُ عِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، و يَرْضٰى عَنه سَاكِنُ السَّمَاءِ و سَاكِنُ الأَرْضِ. (الفتن)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذی قعد کے مہینے میں قبائل میں لڑائی (یا گروہ بندی) ہو گی۔ اور اس کی نشانی یہ ہو گی کہ حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔ پھر منیٰ میں خونریزی ہو گی، جس میں بہت زیادہ لوگ قتل ہوں گے۔ اور اتنا خون بہے گا کہ جمرہ عقبہ پر بھی خون بہے گا۔ اور یہاں تک کہ ان (انصار) کا ساتھی (ممکنہ امام) بھاگ جائے گا۔ پھر انہیں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان لایا جائے گا۔ اور اس حالت میں ان کی بیعت ہو گی کہ وہ بیعت کئے جانے کو ناپسند کر رہے ہوں گے۔ انہیں کہا جائے گا: اگر آپ نے انکار کیا تو ہم آپ کی گردن مار دیں گے۔ اہلِ بدر کی تعداد کے بقدر لوگ آپ کی بیعت کریں گے۔ اور ان سے آسمان والے بھی راضی ہوں گے اور زمین والے بھی۔

یعنی حج سے پہلے ہی قبائلی اختلاف اور لڑائی ہو گی، پھر جب حجاج آنے لگیں گے تو انہیں بھی لوٹا جائے گا۔ اور منیٰ میں پھر کوئی فساد پھوٹ پڑے گا تو وہاں اتنی خونریزی ہو گی کہ جمرہ عقبہ خون سے لال ہو جائے گا۔ ایسی حالت میں امام اس خیال سے بھاگ جائیں گے کہ کہیں لوگ میری بیعت نہ کریں۔ لیکن آپ کے انصار (جو بہ ظاہر آپ کو پہلے سے جانتے ہوں گے) آپ کو بیت اللہ کے پاس لا کر آپ کی بیعت کریں گے بلکہ انکار کی صورت میں قتل کی دھمکی دیں گے۔ یہ بیعت کرنے والے کل تین سو تیرہ خوش نصیب ہوں گے جن میں خواتین بھی ہوں گی۔ آسمان والے فرشتے اور زمین والے انسان سبھی ان سے خوش ہوں گے۔

ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ بیعت سے پہلے امام عمومی طور پر معروف نہیں ہوں گے اور ایک محدود دائرے میں ہی آپ کا تعارف ہو گا۔ یہ تعارف اس نسبت سے ہو سکتا ہے کہ ایک ایسی شخصیت ہے جن میں مہدی کی علامات پائی جاتی ہیں۔ یہ معاملہ مشکوک انداز میں سامنے آئے گا لیکن آہستہ آہستہ آپ کی بات کھل کر سامنے آئے گی یہاں تک بیعت مکمل ہو جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

يظهَرُ فِي شُبْهَةٍ لِيَسْتَبِينَ، فَيَعلُو ذِكْرُه و يَظْهَرُ أَمْرُه. (بحار)

آپ شروع میں مشکوک انداز میں ظاہر ہوں گے، پھر بتدریج آپ کی بات کھل جائے گی، چنانچہ آپ کا تذکرہ بلند ہو جائے گا اور آپ کی بات ظاہر ہو جائے گی۔

مہدویت کے مدعیوں کی کثرت کی وجہ سے لوگ آپ کی بات کو بھی مشکوک سمجھیں گے۔ لیکن حقیقی مہدی اور مدعی مہدویت میں فرق یہی ہو گا کہ حقیقی مہدی (باوجود علامات کے منطبق ہونے کے) اپنے مہدی ہونے کا دعوی نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ خود انہیں ظاہر کر دے گا، اور سارے وعدے پورے کرے گا۔ جبکہ مہدویت کے دعویدار دعوے کرتے کرتے ایک دن دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں لیکن وعدہ ایک بھی پورا نہیں ہوتا۔ چنانچہ لوگ آپ کو بھی ایک مدعی سمجھیں گے۔

ایسے میں آپ کے انصار اہم ہوں گے۔ جو اس دَور میں بھی آپ کا ساتھ دیں گے جب کہ دوسرے لوگ شک میں ہوں گے لیکن یہ یقین رکھتے ہوں گے۔ خطرات سے گھرے ماحول میں بھی وہ امام کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ اور اربوں کی تعداد میں مسلمانوں کی موجودگی میں چند سو امام کے ساتھی بن کر خلافت کا بیج ڈال چکے ہوں گے۔ اس لئے ہر لحاظ سے یہ خوش نصیب انسان اُن صحابہ کرام کی طرح ہوں گے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت پہچانا جب دوسرے انکار کر رہے تھے، اور آپ کا اس وقت بھی ساتھ دیا جب تمام کفر مخالفت کر رہا تھا اور ظلم و تشدد کے اس ماحول میں بھی اسلام نہیں چھوڑا جب مسجدِ حرام تک میں کلمہ کہنے کی اجازت نہیں تھی۔

حضرت طالوت کے ساتھیوں کے ساتھ مشابہت اس وجہ سے بھی ہے کہ امام مہدی کے تین سو تیرہ ساتھی آزمائشوں میں سے چھن کر آپ کے پاس پہنچے ہوں گے۔ جس طرح اُن کے ساتھ ستر ہزار افراد جہاد کرنے کے لئے تیار ہو گئے لیکن آزمائش کے بعد صرف تین سو تیرہ ہی رہ گئے، اسی طرح امام کے ساتھی اپنے وطن چھوڑ کر پہلے سے ہجرت کر چکے ہوں گے۔ بیوی، بچے اور مال و اولاد سب کچھ قربان کر کے یہاں موجود ہوں گے۔ انہی کے ذریعے امام پہچانے جائیں گے، یہی آپ کے مددگار و محافظ ہوں گے، اور یہی خلافت کے اولین بانی و معمار۔

دن کے شیر رات کے راہب

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک اثر منقول ہے جو حضرت امام مہدی کی بیعت کے منظر کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ جو سبع علما کے نام سے معروف ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ کس طرح سات علما حضرت امام مہدی تک پہنچیں گے اور آپ کی بیعت کریں گے۔ آپ کی بیعت شروع کے جو انصار کریں گے اُن کے بارے میں مذکور ہے کہ

فَيَسِيرُ مَعَ قَوْمٍ أُسْدٌ بِالنَّهَارِ، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ . (الفتن ۱۰۰۰)

”آپ ایسی قوم کے ساتھ نکلیں گے جو دن کو شیر اور راتوں کو راہب ہوں گے۔“

امت میں پھیلی بہت سی بے اعتدالیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو حضرات دین دار سمجھے جاتے ہیں وہ اپنے انفرادی اعمال اور عبادات کی ادائیگی ہی کو کافی سمجھتے ہیں۔ امت کے اجتماعی معاملات میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے، جہاد اور سیاست (اسلامیہ) کی مصروفیات کو اپنے دین کے لئے مضر خیال کرتے ہیں۔ یوں یہ حضرات ایک راہبانہ طرزِ زندگی گزارتے ہیں۔ ان کے اس نظریے نے سیکولرز کو یہ کہنے کا موقع دیا کہ اسلام کا سیاست میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ عیسائیوں میں یہ نظریہ بہت مشہور ہے کہ ”قیصر کا حق قیصر کو دو اور کلیسا کا حق کلیسا کو دو“

یہ بات ظاہر ہے کہ یہ نظریہ اسلامی معیار پر درست نہیں ہے، اور اسلامی تعلیمات جس طرح انفرادی عبادات و اعمال کے بارے میں ہیں اسی طرح سیاسی و اجتماعی معاملات کے متعلق بھی اسلام رہنمائی کرتا ہے۔

اس کے رد عمل میں بہت سے حضرات اس غلطی میں مبتلا ہوئے کہ انہوں نے اجتماعی اوامر (مثلا جہاد، سیاست اور خلافت) کے قیام ہی کو سب کچھ سمجھ لیا، جس کی وجہ سے ذاتی زندگی کی طرف ان کی توجہ نہیں رہی اور اسے وہ اہمیت نہیں دی گئی جو شریعت میں طے تھی۔

انصار حضرت امام مہدی کی برکت سے دین کے دونوں پہلوؤں پر اعتدال کے ساتھ عمل کرنے والے ہوں گے۔ ایک طرف اگر وہ ذاتی زندگی میں دین پر تصلب کے ساتھ کاربند ہوں گے تو دوسری جانب امت کی فکر رکھتے ہوں گے۔ رات کو مصلے پر آہ وزاری کرنے والے، تہجد گزار اور دن کو جہادی میدانوں میں لڑنے والے، خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالنے والے اور اجتماعی سوچ رکھنے والے ہوں گے۔ شاید انہیں دونوں صفات کی جانب اشارہ کیا گیا کہ وہ رات کو راہب وعبادت گزار ہوں گے اور دن کو شیروں کی طرح لڑنے والے۔

اہلِ جہاد، اہلِ سیاست اور اہلِ احسان وتزکیہ

اسی اعتدال کا اثر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے امت کے مختلف مزاج و مشرب کے حاملین، مختلف مناہج اختیار کرنے والوں کو اکٹھا فرمائیں گے۔ ابو داود میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

عن أم سلمة زوج النبي ﷺ عن النبي ﷺ قال:يكُونُ اخْتِلافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ. فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ. وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ. فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ. (أبوداود 4286)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک حکمران کی موت کے وقت اختلاف ہو جائے گا، تو اہلِ مدینہ میں ایک شخص مکہ کی جانب بھاگ جائیں گے۔ اُن کے پاس مکہ کے کچھ لوگ آئیں گے اور انہیں (اپنی جگہ سے) بالِ ناخواستہ نکالیں گے۔ اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کی بیعت کریں گے۔ پھر ان کی جانب شام کی طرف سے ایک لشکر بھیجا جائے گا تو انہیں مکہ ومدینہ کے درمیان بیدا میں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ دیکھیں گے تو اُن کے پاس شام کے ابدال اور عراق کی جماعتیں آئیں گی اور اُن کی بیعت کریں گی۔

ایک روایت میں ان کے ساتھ نجائب مصر کا ذکر بھی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت امام مہدی کے بارے میں یہ ارشاد نقل کیا ہے:

هُوَ رجُلٌ من وَلَدِيْ كَأَنَّه مِن رِجَال بني إسرائيل، عليه عباءتان قطوانيتان، كأن وجهه الكوكب الدري في اللون ، في خده الأيمن خال أسود، ابن أربعين سنة ، فيخرج الأبدال من الشام وأشباههم، ويخرج إليه النجباء من مصر، وعصائب أهل المشرق وأشباههم ، حتى يأتوا مكة فيبايع له بين زمزم والمقام (السنن للداني، فردوس الأخبار للديلمي (8963)

ترجمہ: آپ (امام مہدی) میری اولاد میں سے ہوں گے گویا بنی اسرائیل کے مردوں کی طرح ہیں۔ اُن پر دو اونی چادریں ہوں گی، اُن کا چہرہ چمکدار ستارے کی طرح ہو گا۔ اُن کے دائیں رخسار پر تل کا سیاہ نشان ہو گا۔ چالیس سال کے ہوں گے۔ چنانچہ شام کے ابدال اور اُن کی طرح لوگ نکلیں گے، اور آپ کی جانب مصر کے شرفاء بھی نکلیں گے۔ اور مشرق کی جماعتیں اور ان جیسے لوگ نکلیں گے، یہاں تک کہ یہ مکہ پہنچیں گے اور زمزم اور مقامِ ابراہیم کے درمیان آپ کی بیعت کریں گے۔

گویا تین قسم کی جماعتیں آپ کی بیعت کے لئے آئیں گی جو مختلف مناہج پر کاربند ہوں گی۔ شام سے ابدال آئیں گے، ابدال کے بارے میں منقول ہے کہ یہ عبادت گزاروں کی ایک جماعت ہے جو پوری دنیا میں مختلف خطوں میں رہتی ہے اور ان کی ایک بڑی تعداد شام میں ہوتی ہے۔ (شام اس پورے خطے کو کہا جاتا ہے جس میں آج کے چار ممالک شام میں داخل ہیں۔ فلسطین، سوریا، لبنان اور اردن۔) مسند احمد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

الأبدال يكونون بالشام، وهم أربعون رجلاً، كلما مات رجل أبدل الله مكانه رجلاً، يسقي بهم الغيث، وينصر بهم على الأعداء، ويصرف عن أهل الشام بهم العذاب. (مسند أحمد ٢/٨٩٦)

" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد چالیس ہوتی ہے، جب بھی ان میں کسی فرد کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ اللہ تعالیٰ دوسرے فرد کو ابدال میں سے بناتے ہیں۔ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ بارش برساتے ہیں، اور دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرتا ہے۔ اور شام والوں سے عذاب دور کرتا ہے۔"

اہلِ تصوف وسلوک کے نزدیک یہ عبادت گزروں کا ایک گروہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرات بھی حضرت امام مہدی کو اپنا امام مانیں گے جو احسان وتزکیہ کو اپنا مقصد بنائے ہوئے ہیں۔ عصائب گروہ اور جماعت کو کہتے ہیں، جو کسی بھی بنیاد پر اکٹھی ہو چکی ہو البتہ دوسری روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جہاد ومجاہدین کے گروہ ہوں گے۔ اور نجبایا نجائب سے مراد بعض اہلِ علم کے نزدیک اہلِ سیاست ہیں کیونکہ نجیب منتخب وشریف شخص کو کہا جاتا ہے۔ مصر میں الاخوان المسلمون جیسی نظریاتی جماعت کے مخلص رہنماوکارکنان موجود ہیں جن کی دین وشریعت کی بالادستی کے لئے قربانیوں کی گواہی یہ پورا خطہ دیتا ہے۔ ان جیسے حضرات سے امید ہے کہ وہ بھی حضرت امام مہدی کی بیعت کرکے خلافت کے سائے تلے اکٹھے ہو جائیں گے۔

جہادی جماعتیں یا تنظیمیں ہوں، احسان وسلوک کی خانقاہیں ہوں یا سیاست کرنے والی اسلام پسند جماعتیں ہوں اور جہاں کہیں سے بھی ان کا تعلق ہو یہ سب حضرت امام مہدی کو اپنا امام مانیں گے۔ کیونکہ ان سب کا مقصد امت کو راہِ ہدایت پر لانا ہے۔ اور یہ مقصد خلافت کی موجودگی میں بدرجۂ اتم حاصل ہو جائے گا۔

ہدایت یافتہ

حضرت امام مہدی وہ شخصیت ہوں گے جن کی رہنمائی خدا کی طرف سے ہو رہی ہو گی، اس کی برکت سے آپ کے انصار بھی اس ہدایت سے محروم نہیں ہوں گے۔ ایک روایت میں آپ کے پیروکاروں کو بھی ہدایت یافتہ قرار دیا گیا ہے۔ طبرانی کی معجم کبیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ:

يَخْرُجُ رجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُقَالُ لَهُ المَهْدِيُّ، فَإِنْ أَدْرَكْتَه فَاتَّبِعْه و كُنْ مِّنَ المُهْتَدِيْنَ. (أخرجه الطبراني رقم ٩١، و ضُبِطَتْ فَإِنْ أَدْرَكْتَه فَاتَّبِعْه و كُنْ مِّنَ المَهْدِيِّينَ، معجم الزوائد ١٢٤٣٥)

"میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص (آخر زمانے میں) نکلیں گے۔ اُنہیں مہدی کہا جائے گا۔ اگر آپ نے اُنہیں پالیا تو ان کی پیروی کریں اور ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہو جائیں۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اُن کی پیروی کر کے "مہدی" بن جائیں۔ یعنی ہدایت پائیں۔"

حقیقت یہ ہے کہ آپ جس دَور میں امت کی رہنمائی کے لئے کھڑے ہوں گے، اُس دور میں مہدی کے علاوہ کسی دوسری شخصیت میں یہ صلاحیت ہی نہیں ہو گی کہ وہ امت کی رہنمائی کرے اور حق و

صواب کے راستے پر چلائے۔ اس کے لئے صرف اجتہاد کی قوت کافی نہیں ہے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خدا کی طرف سے ایسی رہنمائی کی ضرورت ہے جو ہر اہم معاملے میں اسے درست ترین راستے پر چلائے۔ اور حضرت امام مہدی ایسی ہی شخصیت ہوں گے۔ جس طرح کہ روایات میں منقول ہے کہ حضرت جبرائیل ومیکائیل علیہما السلام آپ کے لشکر کے آگے پیچھے ہوں گے۔ چنانچہ اگر ایک طرف آپ امت کے دشمنوں کو شکست پر شکست دے کر انہیں مغلوب کر دیں گے، اور عرصہ دراز سے چھینے گئے سارے خطے واپس لیں گے۔ تو دوسری جانب امت کو متحد کر دیں گے، کہ امت کا اختلاف ختم ہو جائے گا۔ جَور جس کا نصوص میں صراحت ذکر ہے یعنی بے اعتدالیاں اور کجی ختم ہو کر اعتدال کے راستے کی طرف رہنمائی کریں گے۔ ظلم سے بھری زمین عدل وانصاف سے بھر دی جائے گی۔